OPEN ACCESS
ACTA ISLAMICA
ISSN (Print): 2411-7315
ISSN (Online): 2791-0067
https://aisbbu.com/index.php/ai

فقہ اسلامی کی رو سے شکار کے قواعد وضوابط

Rules & Procedures of Hunting in Islamic Jurisprudence

Attaur Rahman
Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies, Qurtuba University, Peshawar
Chaudry474 @gmail.com

Prof.Dr. Mushtaq Ahmad
Dean Faculty of Social Sciences, Qurtuba University, Peshawar

Abstract

Islam Provides permissible justification for a healthy social activities. Hunting is valid in Islam to seek food, health and happiness through sports in a professional way, with in certain limits. These limits are Mundane rituals and actions called 'fara' idh'. Hunting is one such sport and pastime that if not kept within balance, might prove counterproductive. Jurists have specified both approvals (ibaahat) (& disapprovals (Karaahat) of procedures of Hunting. This Research Study elucidates the basic research Questions, as validity of hunting, procedures of Hunting, permissibility of Hunting as Hobby and Pastime. Since Hunting activity is attributable to Nusus Qata' eeya, Jurists have concentrated on two main aspects of it. 1) Nusus about hunting; that entails certain Ahkaam and divine guidance. 2) The hunters must abide by subsidiary Rules and procedures laid down by Jurisprudents. This research encompasses all these relevant aspects.

Keywords: *Hunting, Nusus e Qata'eeya, Jusprudents, Ibahaahat, Karaahat*

شکار کھیلنا انسان کی بلند ہمتی کی دلیل کے ساتھ ساتھ ایک جائز تفریح بھی ہے۔ لیکن واضح رہے کہ دین اسلام نے چند حدود و قیود مقرر فرمائے ہیں اور اس کے مطابق ہر اس جائز کام کی اس حد تک اجازت دیتا ہے کہ فرائض کی ادائیگی متاثر نہ ہو۔ کیونکہ فرائض میں کوتاہی برتنا اس بات کی ثبوت ہے کہ انسان اس چیز میں حد پار کر چکا ہے اور حد سے تجاوز اس کے لئے باعث نقصان ہوتا ہے جو کہ تجربات اور مشاہدات کی بناء پر ہر خاص وعام کو معلوم ہے۔ مزید یہ کہ جب کوئی انسان کسی بھی جائز کام میں اس قدر مشغول ہو جائے کہ جس سے واجبات اور فرائض میں خلل واقع ہو، تو اس سے یہ بات آشکارہ

CC BY

ہو جاتی ہے کہ اس شخص پر غفلت نے قبضہ کر لیا ہے، حالانکہ غافل ہونا مسلمان کی صفت نہیں ہے۔ لہذا جائز حدود کے دائرے میں شکار جیسی تفریح سے فائدہ اٹھانا جائز ہے۔ تاہم اگر شکار کا مقصد لہو ولعب اور لوگوں کے لئے باعث نقصان ہو یا اس سے کسی جانور کی نسل کشی ہو رہی ہو تو بایں صورت شکار سے اجتناب کرنا چاہیئے۔

شکار کی مشروعیت:

اس بابت امام سرخسی فرماتے ہیں کہ "**اعْلَمْ بِأَنَّ الِاصْطِيَادَ مُبَاحٌ فِي الْكِتَابِ، وَالسُّنَّةِ** ([1])۔ ترجمہ: جان لو کہ شکار کرنا از روئے قرآن وسنت جائز اور حلال ہے۔

مشروعیت شکار از روئے قرآن:

شکار ایک جائز فعل ہے جس کی اجازت قرآن کریم میں یوں مذکور ہے۔ کہ " وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا *۔ یعنی احرام کھولنے کے بعد تم شکار کر سکتے ہو۔ اسی طرح ایک اور مقام پر ارشاد خداوندی ہے کہ " أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۖ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا *۔ ترجمہ: **تمہارے لیے سمندر کا شکار اور اس کا کھانا حلال کر دیا گیا ہے، تاکہ وہ تمہارے لیے اور قافلوں کے لیے فائدہ اٹھانے کا ذریعہ بنے، لیکن حالت احرام میں ہونے تک تمھارے لئے خشکی کا شکار حرام کر دیا گیا ہے۔** مذکورہ بالا آیت حالت حرام میں نہ ہونے کی صورت میں شکار کی حلت اور جواز پر دلیل ہے۔

مشروعیت شکار از روئے حدیث:

حلت اور جواز شکار کے بابت نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ "**يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ -------- الخ** *۔ علاوہ ازیں اور بھی بہت سے ارشادات نبوی ﷺ کتب احادیث میں "کتاب الصید" کے عنوان کے تحت مذکور ہے، جو شکار کے جواز اور حلت پر دلالت کرتی ہیں۔

شکار کے آلات:

احکام شکار کو آسانی سے سمجھنے کے لئے شکار کے آلات کے بابت احکام میں فرق کو معلوم کر لینا بہت ضروری ہے۔ بنیادی طور پر شکار کے لئے دو قسم کے آلات کا استعمال کیا جاتا ہے۔

1۔ بے جان آلہ شکار

2۔ جاندار آلہ شکار

مذکورہ دونوں اقسام کو قدرے تفصیل کے ساتھ یوں بیان کیا جاتا ہے۔

بے جان آلہ شکار:

اس بابت فقہاء نے حسب ذیل چند شرائط ذکر کی ہیں۔

1۔ شکاری جانور آلہ شکار کی دھار یا نوک کے زخم سے مرا ہو(2)۔

2۔ جانور کی موت کا سبب کسی قسم کا چوٹ وغیرہ نہ ہو اور نہ کسی چیز سے اس کا گلا گھونٹا گیا ہو کیونکہ اس بابت قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ "حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ *۔ ترجمہ: تمھارے لئے مردار جانور، خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور حرام کردیئے گئے ہیں جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا گیا ہو اور وہ جو گلا گھٹنے سے مرا ہو، اور جسے چوٹ مار کر ہلاک کیا گیا ہو۔

3۔ شکاری جانور کے موت کا سبب آلہ شکار ہی ہو اور اس کی موت میں کسی اور چیز کا عمل دخل نہ ہو۔ مثلاً اگر شکار آلہ شکار سے لگنے کے بعد پانی میں یا کسی بلندی سے گر جائے اور موت کے سبب میں شک واقع ہو جائے تو اس صورت میں شکار کا کھانا حلال نہیں ہے۔ کیونکہ قرآن کریم میں " الْمُتَرَدِّيَةُ " کو حرام قرار دیا گیا ہے یعنی وہ جانور جو کسی بلندی سے نیچے یا کنوئیں میں گر کر مر جائے *۔ علاوہ ازیں نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ "وإن وقعت رميتك في *"۔

4۔ اگر شکار کسی ایسی چیز کی سبب مرا ہو جو آلہ جرح نہ ہو تو یہ حلال نہ ہوگا۔ مثلاً کسی تصادم، ٹکر یا کسی گاڑی وغیرہ کی زد میں آکر مرنے والا شکار اسی زمرے میں شامل ہے۔ کیونکہ از روئے قرآن " النَّطِيْحَةُ " یعنی تصادم یا ٹکر سے مرنے والا جانور حرام ہے *۔

مذکورہ بالا شرائط آلہ شکار سے متعلق تھے اب اہم شکاری اور شکار سے متعلق شرائط کا تذکرہ کرتے ہیں۔

شکاری سے متعلق شرائط :

شکاری سے متعلق شرائط از روئے شرع حسب ذیل ہیں۔

1۔ آلہ شکار سے شکار کرتے وقت شکاری نے اللہ تعالیٰ کا نام لیا ہو تو ایسا شکار جائز ہے اور اس کا کھانا حلال ہے۔ کیونکہ ایسا ذبیحہ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو از روئے شرع حرام اور اس کا کھانا ناجائز ہے۔(3)

2۔ اروئے فقہ اگر شکاری نے بعد از شکار جانور کو تلاش کرتے ہوئے مردہ حالت میں پایا تو حلال ہوگا۔ تاہم اگر شکاری شکار کی تلاش کی بجائے بیٹھا رہا اور بعد میں شکار مردہ حالت میں مل جائے تو یہ حلال نہ ہوگا۔(4) علاوہ ازیں نبی کریم ﷺ کا فرمان مبارک ہے کہ " إِذَا غَابَ عَنْكَ الصَّيْدُ فَصَادَفْتَهُ *۔

3۔ اسی طرح شکاری کا مسلمان یا اہل کتاب ہونا بھی ضروری ہے اگر ان کے علاوہ شکاری کوئی مشرک، مجوسی یا بت پرست ہو تو ان کے ہاتھ کا شکار حلال نہیں ہوگا۔(5)

شکار سے متعلق شرائط:

کچھ ایسی شرائط بھی ہیں جو بے جان آلہ شکار سے کیے جانے والے جانوروں میں پائی جانی چاہئیں جب کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

1۔ شکار کیا جانے والا جانور مانوس جانوروں یعنی گائے، بھینس، بکری اور مرغی وغیرہ میں سے نہیں ہونا چاہیے (6)

2۔ اسی طرح شکاری جانور کا تعلق حشرات الارض، درندوں اور شکار کرنے والے پرندوں سے بھی نہیں چاہیئے کیونکہ وہ بجنسہ حرام ہے اور شکار کی وجہ سے ان کی حرمت حلت میں بدل نہیں ہوسکتی ہے۔ چونکہ سمندری جانوروں میں صرف مچھلی حلال ہے اس لئے شکار کیا جانے والا جانور سمندری جانوروں میں سے سوائے مچھلی کے کوئی اور نہ ہو۔ (7)

3۔ شکار کیا جانے والا جانور بعد از شکار مردہ حالت میں شکاری کو ملنے کی صورت میں حلال ہوگا جب کہ زندہ ملنے کی صورت میں ذبح کئے بغیر حلال نہ ہوگا۔ (8)

شکار کے لئے استعمال ہونے والے بے جان آلات کی اقسام اور ان سے متعلق احکام:

شکار کرنے کے لئے عام طور پر مندرجہ ذیل بے جان آلات کا استعمال کیے جاتے ہیں۔

1۔ تیر 2۔ بندوق 3۔ بارود 4۔ جال

1۔ تیر کے ذریعے شکار کے احکام :

فقہاء نے جو شرائط آلہ شکار، شکاری اور شکار کیے جانے والے جانور کی بابت اوپر ذکر کی ہے ان تمام شرائط کا اطلاق تیر کے ذریعہ شکار کرنے کے لیے بھی ہے اور ان کے بغیر جانور حلال نہیں ہوگا۔

2۔ شکار بذریعہ بندوق اور اس کے احکام:

اس بابت جمہور علماء کا مسلک یہ ہے کہ بندوق کے ذریعہ شکار کے بعد مرا ہوا جانور حرام ہے۔ لیکن ڈاکٹر یوسف قرضاوی اور علامہ شوکانی دونوں نے اس کے حلال ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔تاہم فریقین کا حکم بیان کرنے سے پہلے قرآن وسنت کے حوالہ بندوق کا حکم معلوم کرنا ضروری ہے۔

شکار بذریعہ بندوق کے بابت قرآن کا حکم:

قرآن کریم میں اللہ تعالی نے حرام جانوروں کا تذکرہ ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ "حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ *۔ **ترجمہ: تمھارے لئے مردار جانور، خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور حرام کردیئے گئے ہیں جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا گیا ہو اور وہ جو گلا گھٹنے سے مرا ہو، اور جسے چوٹ مار کر ہلاک کیا گیا ہو۔**

مذکورہ بالا آیت کریمہ میں باتفاق علماء لفظ " وَالْمَوْقُوْذَةُ " **کا اطلاق ایسے جانور پر ہوتا ہے جو بغیر دھار والی چیز سے چوٹ دے کر مارا گیا ہو۔**

شکار بذریعہ بندوق کے بابت احادیث کا حکم:

اس بابت امام بخاریؒ نے باقاعدہ باب صید المعراض قائم کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ

﴿ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ، فِي المَقْتُولَةِ بِالْبُنْدُقَةِ تِلْكَ المَوْقُوذَةُ﴾(9)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ بندوق کے ذریعے ہونے والے شکار کو موقوذہ قرار دیا ہے۔

دوسری حدیث میں یوں رقمطراز ہے کہ

﴿ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ المِعْرَاضِ، فَقَالَ: «إِذَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ، فَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ فَلاَ تَأْكُلْ﴾(10)

ترجمہ:

اس بابت ایک اور حدیث یوں بیان کی ہے کہ

﴿ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الحَارِثِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا نُرْسِلُ الكِلاَبَ المُعَلَّمَةَ؟ قَالَ: «كُلْ مَا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ» قُلْتُ: وَإِنْ قَتَلْنَ؟ قَالَ: «وَإِنْ قَتَلْنَ» قُلْتُ: وَإِنَّا نَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ؟ قَالَ: «كُلْ مَا خَزَقَ، وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلاَ تَأْكُلْ﴾(11)

ترجمہ:

مذکورہ بالا احادیث سے مندرجہ ذیل دو باتوں کی وضاحت معلوم ہوئیں کہ

الف: بندوق سے شکار کیا ہوا جانور از روئے حدیث موقوذہ میں شمار کیا گیا ہے لہذا یہ حلال نہیں ہے۔

ب: اسی طرح نبی کریم ﷺ کے ارشادات سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ چوٹ لگانے والے آلے سے مرا ہوا شکار حرام جب کہ زخم لگانے والے آلے سے مرا ہوا شکار حلال ہوگا۔ اور ان دونوں باتوں پر علماء و محققین کا اتفاق ہے۔

وضاحت طلب امور:

لیکن یہاں اس بات کی وضاحت کرنا ضروری ہے کہ امام بخاریؒ نے بندُقہ کا لفظ کس آلہ کے لیے استعمال کیا ہے۔ تو اس کا جواب ہمیں علامہ بدرالدین عینی کی اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے۔

﴿ والبندقة، بِضَم الْبَاء الْمُوَحدَة وَسُكُون النُّون طِينَة مُدَوَّرَة مجففة يرْمى بهَا عَن الجلاهق، وَهُوَ بِضَم الْجِيم وَتَخْفِيف اللَّام وَكسر الْهَاء وبالقاف: اسْم لقوس البندقة﴾(12)

یعنی بندقہ باء کے پیش اور نون ساکن کے ساتھ اس خشک شدہ گول مٹی کو کہا جاتا ہے جو جلاھق سے پھینکی جاتی ہے۔ اور جلاھق جیم کے پیش، لام کے تخفیف اور ہاء و قاف کے زیر کے ساتھ اس بندقہ کی کمان کا نام ہے۔

لہذا آج کل کی بندوق سابقہ بندقہ کی ایک ترقی یافتہ شکل ہے جو چوٹ پیدا کر کے بدن کو زخمی کر دیتا ہے لیکن اس جدید بندوق میں بھی دھاری دار آلہ کی طرح کاٹنا نہیں ہوتا ہے۔

بندوق کی شکار کے حلال ہونے پر علامہ شوکانی کا قول :

وَأَمَّا الْبَنَادِقُ الْمَعْرُوفَةُ الْآنَ: وَهِيَ بَنَادِقُ الْحَدِيدِ ----------------- فاعتبر الخزق فِي تَحْلِيلِ الصَّيْدِ[13]

علامہ شوکانی کے اس قول کا خلاصہ یہ ہے کہ " آج کل کے مشہور بندوقیں جس میں بارود اور سیسہ ڈال کر پھینکا جاتا ہے، اس پر اہل علم نے بحث نہیں کی کیونکہ یہ دسویں صدی میں یمن کے علاقے میں پہنچی ہیں۔ اور مجھ سے جب ان سے شکار کیے جانے والے جانور کے بارے میں پوچھا گیا جو قبل از ذبح کے مر گیا ہو تو میں اس مناسبت سے اسے حلال جانا کہ وہ (بندوق) خرق (پھاڑتا) کرتا ہے یعنی ایک جانب سے داخل ہو کر دوسری جانب سے نکل جاتا ہے۔ جب کہ صحیحین کی حدیث میں ہے کہ معراض کے ذریعے شکار کیا جائے اور وہ خرق کرے (پھاڑ دے) تو اسے کھاؤ یعنی وہاں شکار کے حلال ہونے میں خرق کا اعتبار کیا ہے۔

واضح رہے کہ مسئلہ مذکورہ میں علامہ شوکانی کو دو مقامات میں غلطی لگی جس کی وجہ سے انہوں نے حلت کا فتویٰ لگایا ہے۔

الف :

پہلی بات جس کو علامہ موصوف نے بذات خود تسلیم فرمائی کہ آج کل کے بندوق میں سیسہ اور بارود ڈال کر پھینکا جاتا ہے، اب اگر وہ جانور بارود کے ذریعے مرا ہو تو بارود کے صدمے سے مرا ہو جانور نطیحہ میں داخل ہو جو از روئے قرآن کریم حرام ہے ([14])۔ اور اگر جانور سیسہ کی وجہ سے مرا ہو تو پھر دیکھا جائے گا کہ سیسہ کی دھار کی وجہ سے مرا یا سیسہ کی شدت اور تیزی کی وجہ سے پھٹ کر مرا۔ لیکن یہ ظاہر ہے کہ سیسہ کی گولی میں تیز دھار نہیں ہوتی اور اگر شدت اور تیزی سے گولی گھس کر دوسری طرف نکل گئی ہو تو تب یہ جانور موقوذہ میں داخل ہو گا جو کہ از روئے قرآن کریم حرام ہے ([15])۔

ب:

علامہ شوکانی کے طرز استدلال میں دوسری غلطی یہ ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ " میں نے اس لیے سمجھا کہ وہ خرق کرتا ہے (پھاڑتا ہے) اور بطور دلیل صحیحین کی عبارت " **إِذَا رَمَيْتَ بالمعراض فخزق فكله** " کا حوالہ دیا۔ اب اگر ہم حدیث کے الفاظ کا بغور مطالعہ کرتے ہیں تو علامہ شوکانی کا یہ استدالال غلط ہے کیونکہ صحیحین کی حدیث میں خرق (را کے ساتھ) کا لفظ استعمال نہیں ہوا ہے بلکہ وہاں خزق (زا کے ساتھ) کا لفظ استعمال ہوا ہے اور ان دونوں الفاظ کے معنوں میں فرق

ہے۔ خرق کے معنی پھاڑنااور خزق کے معنی دھاری دھار چیز سے زخمی کرنا مراد ہے اور یہی لفظ حدیث میں استعمال کیا گیا ہے ۔لہذا مذکور بالا حوالہ جات سے یہ بات واضح ہوگئی کہ بندوق سے کیے جانے والا شکار ذبح کیے بغیر حلال نہیں۔

اسی طرح علامہ ڈاکٹر یوسف قرضاوی صاحب نے بھی اپنی کتاب ''اسلام میں حلال و حرام'' میں وہی علامہ شوکانی کا طرز استدلال اختیار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ '' بندوق اور ریوالور کی گولی سے کیا ہوا شکار حلال ہے کیونکہ یہ گولی جسم میں تلوار اور نیزہ سے بہت زیادہ تیزی سے نفوذ کر جاتی ہے۔ باقی رہا امام بخاریؒ نے جو حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا قول نقل کیا ہے کہ بندقہ کا شکار موقوذہ ہے تو اس بندقہ سے مراد مٹی کا ڈھیلا ہے جسے پھینک کر شکار کیا جاتا تھا اور یہ بندقہ موجودہ بندوق سے بالکل مختلف چیز ہے۔(16) واضح رہے کہ اس سے پہلے علامہ قرضاوی نے بھی علامہ شوکانی کی طرح خرق کا لفظ راکے ساتھ نقل کیا ہے لہذا مسئلہ مذکورہ میں علامہ قرضاوی کی تحقیق کا بھی وہی جواب ہے جو علامہ شوکانی کو دیا گیا ہے۔

بارود کے زریعے شکار اور اس کے احکام:

بارود کے زریعے اگر خشکی کا جانور شکار کیا اور وہ مر گیا وہ وہ جانور حرام اور مردار ہوگا، تاہم اگر باردو کی وجہ سے شدید زخمی ہوگیا اور ابھی زندگی کی رمق باقی تھی کہ ذبح کر لیا تو تب یہی جانور ذبح ہونے کی وجہ سے حلال ہوگا۔ اسی طرح بارود کے زریعے اگر آبی جانور یعنی مچھلی کا شکار کیا تو وہ اس لیے حلال ہوگا کیونکہ اس میں شکار کے ذریعہ خون بہانا مقصود نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض مخصوص علاقوں میں باردو پانی کے اندر رکھ کر پھاڑتے ہیں جس کی وجہ سے مچھلیوں کا شکار کیا جاتا ہے جو کہ جائز ہے۔ بارود کے زریعے خشکی کا جانور اس لیے حلال نہیں ہوتا کہ بارود کے پھٹنے کی وجہ سے جب جانور مرے گا تو وہ صدمہ کی وجہ سے مرے گا جو از روئے شرع نطیحہ کہلائے گا جسے قرآن کریم نے حرام قرار دیا ہے(17)۔

جال کے زریعے شکار:

جال کے زریعہ خشکی کے جانوروں، پرندوں اور مچھلیوں کا شکار کرنا جائز ہے تاہم انہیں زندہ حالت میں جال میں پھنسا کر ذبح کر کے کھانا حلال ہوگا ماسوائے مچھلیوں کے کہ اگر وہ جال میں رہ کر مر گئیں تب بھی حلال ہوں گے۔ اگر جال میں پھنسے ہوئے پرندے خود بخود مر گئے یا کسی جانور کا جال کی وجہ سے گلا گھونٹا گیا تو وہ مردار اور حرام ہوگا کیونکہ ایسا جانور منخنقہ کے زمرے میں آتا ہے جسے قرآن کریم نے حرام قرار دیا ہے(18)۔

شکار بذریعہ جاندار کی تفصیل اور احکام:

شکار بذریعہ حیوان:

شکار بذریعہ حیوان کا ثبوت از روئے قرآن: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس بابت یوں ارشاد فرمایا ہے کہ ﴿ یَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ۭ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ ــــــ الخ ﴾(19)۔ ترجمہ: **لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لیے کون سی چیزیں حلال ہیں؟ کہہ دو کہ: تمہارے لیے تمام پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں۔ اور جن شکاری جانوروں کو تم نے اللہ کے**

بتائے ہوئے طریقے کے مطابق سکھا سکھا کر (شکار کے لیے) سدھالیا ہو، وہ جس جانور کو (شکار کر کے) تمہارے لیے روک رکھیں، اس میں سے تم کھا سکتے ہو، اور اس پر اللہ کا نام لیا کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو، اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

مذکورہ بالا آیت کی رو سے شکاری جانور کے ذریعہ شکار کے حلال ہونے کے لیے مندرجہ ذیل پانچ شرائط کو ہونا ضروری ہے

الف: آیت کریمہ میں موجود الفاظ ''وَمَا عَلَّمْتُمْ'' سے اس بات کی وضاحت کی جاتی ہے کہ شکاری جانور سدھایا ہوا ہو یعنی اسے شکار کرنے کی باقاعدہ تربیت دے دی گئی ہو۔

ب: لفظ ''مُكَلِّبِيْنَ'' سے یہ شرط اخذ کیا گیا ہے کہ شکاری جانور کو شکاری ہی نے بذات خود شکار کے پیچھے دوڑایا ہو ، اگر جانور خود دوڑ کر شکار کرے تو یہ شکار حلال نہ ہو گا۔ چنانچہ صاحب جلالین نے ''مُكَلِّبِيْنَ'' کی تفسیر کچھ یوں بیان کی ہے کہ ''**حَال مِنْ كَلَّبْت الْكَلْب بِالتَّشْدِيدِ أَيْ أَرْسَلْته عَلَى الصَّيْد**''[20] مکلبین بمعنی ارسال یعنی شکاری ہی نے کتے کو شکار کے پیچھے چھوڑ دیا ہو۔

ج: لفظ ''مِمَّآ اَمْسَكْنَ'' سے یہ شرط لیا گیا ہے کہ شکاری جانور بجائے خود شکار کھانے کے شکار کو شکاری کے پاس لے آئے۔

د: آیت کریمہ کی الفاظ ''وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ'' سے یہ شرط واضح ہو رہی ہے کہ شکاری جانور کو شکار پر چھوڑنے سے پہلے اس پر بسم اللہ پڑھی جائے۔ یعنی بسم اللہ پڑھے بغیر شکار پر چھوڑنے والے جانور کا کیا ہو شکار حلال نہیں ہو گا۔

ر: مفتی شفیعؒ کے مطابق امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک پانچواں شرط یہ ہے کہ شکاری جانور شکار کو زخمی بھی کر دے جس کو آیت کریمہ کے لفظ ''الْجَوَارِحِ'' میں اشارہ کیا گیا ہے[21]۔

شکار بذریعہ حیوان کے مسائل کو مزید آسان اور عام فہم بنانے کے لیے فقہاء کرام نے قرآن وحدیث کی روشنی میں حسب ذیل شرائط ترتیب دیے ہیں۔

شکار بذریعہ حیوان کے مسائل کے بابت کتب فقہ میں درج ذیل تین قسم کی شرائط ملتی ہیں۔

(الف): شرائط بابتِ شکاری

(ب): شرائط بابتِ شکاری جانور

(ج): شرائط بابتِ شکار کیے جانے والے جانور

شرائط بابتِ شکاری:

1: از روئے شرع شکار کی حلت کے لیے شکاری کا مسلمان یا کم از کم اہل کتاب ہونا ضروری ہے[22]۔

2: حلت شکار کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ شکار پر چھوڑنے والا جانور شکاری ہی نے چھوڑا ہوا گر شکاری جانور خود شکار کرے تو یہ حلال نہیں ہوگا([23])۔

3: شکار پر جانور چھوڑنے والے عمل میں شکاری کے علاوہ ایسا کوئی شخص شامل نہ ہو جس کا کیا ہو شکار از روئے شرع حلال نہ ہو۔ لہذا اگر کسی مسلمان شکاری نے جانور شکار کے لیے چھوڑا اور کسی مجوسی نے شکار کو تیزی سے لانے کے لیے جانور کو ہنکایا تو یہ شکار حلال ہوگا، تاہم اگر کسی مجوسی نے شکاری جانور کو چھوڑا اور کسی مسلمان کے ہنکانے پر جانور نے شکار کیا تو یہ حلال نہیں ہوگا([24])۔

4: شکار کے لیے چھوڑتے وقت شکاری نے جان بوجھ کر اللہ کا نام لینا نہ چھوڑا ہو کیونکہ از روئے قرآن "وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ" کا حکم موجود ہے۔

5: شکاری شکار پر جانور کو چھوڑنے اور پھر اسے پکڑنے کے دوران کسی اور کام میں مشغول نہ ہوا ہو۔

شرائط بابت شکاری جانور:

1: شکاری جانور کا تعلیم یافتہ یعنی سدھایا ہوا ہونا ضروری ہے۔

2: شکار کے طریقہ کار کے مطابق شکار پر چھوڑا گیا ہو بصورت دیگر جانور کا خود کیا ہو شکار حلال نہ ہوگا([25])۔

3: دوران شکار سدھائے ہوئے جانور کا اکیلا ہونا اور کسی غیر سدھائے ہوئے جانور کا شکار میں شریک نہ ہونا([26])۔

4: شکاری جانور نے شکار کو زخم بھی لگایا ہو، تاہم محض گلا دبا کر مارنے والا شکار حلال نہیں ہوگا۔

5: شکار کرنے کے بعد شکاری جانور شکار کو خود نہ کھائے([27])۔

شکار کیے جانے والے جانور کے بابت شرائط:

1: شکار کیے جانے والے جانور کا شمار حرام جانوروں میں سے نہ ہو۔

2: شکار کیا جانے والا جانور اپنا دفاع کر سکتا ہو، اگر وحشی حلال جانور بیمار ہو یا پالتو ہو تو وہ ذبح کیے بغیر حلال نہ ہوگا۔

3: شکاری جانور کے زریعے شکار ہونے والے جانور شکاری شخص کے پہنچنے سے پہلے مر گیا ہو بصورت دیگر بغیر ذبح کے حلال نہ ہوگا۔

شکاری جانور کے تعلیم یافتہ ہونے کی بابت شرائط:

شکاری جانور سے ہر "ذی ناب" (کچلی والا) درندہ یا پنجے سے شکار کرنے والا پرندہ مراد ہے۔ درندوں میں کتا اور پرندوں میں باز بالعموم شکار کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اس لئے ان دونوں کے تعلیم یافتہ ہونے کی علامات ذکر کی جاتی ہیں۔

کلبِ معلم (تعلیم یافتہ کتے) کا معیار:

کتے کے سدھانے کے بابت اسلامی شریعت میں کوئی پابندی نہیں تاہم سدھائے جانے کے بعد شریعت کا ایک معیار

مقرر ہے اگر وہ اس پر پورا اترے تو اسے شکار کے لیے موزوں سمجھا جائے گا۔

لہذا ازروئے شرع شکاری کتے کو اس حالت میں سدھا ہوا مانا جائے گا کہ وہ شکار کو خود نہ کھائے بلکہ مالک کے لیے روکے رکھے اور جب اسے بلایا جائے تو حکم مانے اور جب شکار پر چھوڑا جائے تو جھپٹ پڑے۔ اس لئے ازروئے فقہاء مذکورہ عمل اس جانور پر تین بار کیا جائے اگر اس جانور نے ایک بار بھی ایسا نہ کیا تو وہ غیر تعلیم یافتہ شمار ہوگا([28])۔

تربیت یافتہ باز:

شکار کے لیے پرندوں کی تربیت کا بھی کوئی مخصوص طریقہ نہیں ہے تاہم ازروئے شرع شکاری پرندوں کے معیار کو اس طرح جانچا جائے گا کہ جب اسے گوشت دکھائے بغیر بلایا جائے تو واپس آجائے، شکار پر چھوڑا جائے تو جھپٹ پڑے تین بار ایسا کرنے سے اس کے تربیت یافتہ ہونے کی تصدیق کی جائے گی۔

البتہ درندے اور پرندے کی تعلیم میں صرف ایک بات کا فرق ہے کہ پرندے کے لیے شکار کرنے کے بعد اس جانور کے گوشت کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

جانوروں کے شکار کے بابت متفرق مسائل:

1: کوئی بھی وحشی حلال جانور اگر کسی انسان سے مانوس ہو جائیں یا اتنا کمزور اور بیمار ہو جائے کہ اپنے دفاع کا قابل نہ رہے تو ایسے جانور کا شکار کا شکار حلال نہ ہوگا۔

2: حلال جانورں کے علاوہ حرام جانوروں کا شکار بھی جائز ہے بشرطیکہ کوئی منفعت ہو یا دفع مضرت ہو۔

3: تفریح کے لیے شکار کرنا جائز ہے البتہ حلال جانور مار کر بجائے ضائع کرنے کے کھالینا چاہیے۔

4: شکار کو پیشے کے طور پر اپنانا بھی جائز ہے۔[29]

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

11۔ محمد بن احمد بن ابی سہل السرخسی(م483ھ)،المبسوط(بیروت:دارالمعرفہ1414ھ/1993م)220:11
Muhammad bin Ahmad bin abi sahal Al sarakhsī, al mabsūt, Dār al maʿrifa - Beirut, v.11, p 220

*۔القرآن،2:5

Al-Qur'an 5:2

*۔القرآن،96:5

Al-Qur'an 5:96

*2۔ مذکورہ پوری روایت کو امام بخاری نے یوں روایت کیا ہے ۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، ح وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ المُبَارَكِ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيَّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الخُشَنِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الكِتَابِ، نَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ، وَأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي، وَأَصِيدُ بِكَلْبِي المُعَلَّمِ وَالَّذِي لَيْسَ مُعَلَّمًا، فَأَخْبِرْنِي: مَا الَّذِي يَحِلُّ لَنَا مِنْ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: " أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الكِتَابِ تَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ: فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ فَلاَ تَأْكُلُوا فِيهَا، وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا ثُمَّ كُلُوا فِيهَا، وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ صَيْدٍ: فَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ، ثُمَّ كُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ المُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ ثُمَّ كُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ مُعَلَّمًا فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ (،ابو عبد اللہ محمد بن إسماعیل البخاری (م256ھ)، الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسننہ و ایامہ، تحقق: محمد زہیر بن ناصر الناصر، طبع اول(بیروت:دار طوق النجاۃ،1422ھ/2002م)88:7،رقم الحدیث:5488۔

Muhammad bin Ismail Al Bukhari , Al Jaame Al Sahih , Dār al tawooq al najat - Beirut, v.7, p 88,No 5488

ترجمہ: ہم سے ابوعاصم نبیل نے بیان کیا، ان سے حیوہ بن شریح نے) دوسری سند (اور امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا، مجھ سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا، ان سے سلمہ بن سلیمان نے بیان کیا، ان سے عبداللہ بن المبارک نے بیان کیا، ان سے حیوہ بن شریح نے بیان کیا کہ میں نے ربیعہ بن یزید دمشقی سے سنا، کہا کہ مجھے ابوادریس عائذ اللہ نے خبر دی، کہا کہ میں ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوااور عرض کیا: یارسول اللہ! ہم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہیں اور ان کے برتن میں کھاتے ہیں اور ہم شکار کی زمین میں رہتے ہیں، جہاں میں اپنے تیر اور سدھائے ہوئے کتے سے سے شکار کرتا ہوں ۔ تو اس میں سے کیا چیز ہمارے لیے جائز ہے ؟آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے جو یہ کہا ہے کہ تم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہو اور ان کے برتن میں بھی کھاتے ہو تو اگر تمہیں ان کے برتنوں کے سوا دوسرے برتن مل جائیں تو ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ لیکن ان کے برتنوں کے سوا دوسرے برتن نہ ملیں تو انہیں دھو کر پھر ان میں کھاؤ اور تم نے شکار کی سرزمین کا ذکر کیا ہے تو جو شکار تم اپنے تیر سے مارو اور تیر چلاتے وقت اللہ کا نام لیا ہو تو اسے کھاؤ اور جو شکار تم نے اپنے سدھائے ہوئے کتے سے کیا ہو اور اس پر اللہ کا نام لیا ہو تو اسے کھاؤ اور جو شکار تم نے اپنے بلا سدھائے کتے سے کیا ہو اور اسے ذبح بھی خود ہی

کیا ہو تو اسے بھی کھاؤ۔

2۔ علی بن ابی بکر، المرغینانی(م 593ھ)، الھدایہ فی شرح البدایۃ المبتدی، تحقیق: طلال یوسف، بیروت: داراحیاء التراث العربی، 4:507

Ali bin Abu bakar Al Marghinani, Al Hidaya , Dār al Ahya al Turāth Al arabi, Beirut, v. 4, p 507

✳۔ القرآن، 5:96

Al-Qur'an 5:96

✳۔ القرآن، 5:96

Al-Qur'an 5:96

✳۔ مذکورہ پوری روایت کو امام احمد بن حنبلؒ نے یوں روایت کیا ہے ۔" حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا، أَخْبَرَنِي عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِذَا وَقَعَتْ رَمِيَّتُكَ فِي الْمَاءِ،، فَغَرَقَ فَلَا تَأْكُلْ"۔ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل (م 241ھ)، مسند امام احمد بن حنبل ، تحقیق: شعیب الارنؤط ، طبع اول :(بیروت : مؤسسہ الرسالہ، 1421ھ/2001م)32:122، رقم الحدیث:19379۔

Ahmad bin Hanbal, Musnad e Ahmad, Muassesa ar risala, - Beirut, v.32, p 122,hadith: 19379

ترجمہ: حضرت عدی بن حاتمؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ " جب تمہارا شکار آلہ شکار سے لگنے کے بعد پانی میں گر کر مر جائے تو اسے مت کھائے"

✳۔ القرآن، 5:96

Al-Qur'an 5:96

3۔امام بخاری، الجامع الصحیح 7:91، رقم الحدیث:5498

Imam Bukhari , Al Jaame Al Sahih , v.7, p 91,No 5498

4۔امام مرغینانی، الھدایہ فی شرح البدایۃ المبتدی، 4:407

407Imam Marghaināni, Al hidāya fi Sharh Bidāya al mubtadi, v. 4, p

✳۔مذکورہ پوری روایت کو امام بیہقی نے یوں روایت کیا ہے ۔" وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ، أنبأ أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ، ثنا الْبَاغَنْدِيُّ، ثنا قَبِيصَةُ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَزِينٍ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا غَابَ عَنْكَ الصَّيْدُ فَصَادَفْتَهُ ". وَذَكَرَ هَوَامَّ الْأَرْضِ. وَأَبُو رَزِينٍ هَذَا اسْمُهُ مَسْعُودٌ مَوْلَى شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ وَلَيْسَ بِأَبِي رَزِينٍ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , وَالْحَدِيثُ مُرْسَلٌ , قَالَهُ الْبُخَارِيُّ

(ابو عبداللہ، احمد بن الحسین، ابو بکر البیہقی(م 458ھ)، السنن الکبریٰ، تحقیق: محمد عبدالقادر عطا، طبع سوم (بیروت: دارالکتب

العلمیہ،1424ھ/2003م)9:404،رقم الحدیث:18900۔

Abu Abdullah Ahmad bin al Husain al Behaqi, Assunan ul Kubrā, Dār al 8900,hadith: 1404, p 9kutub al ʿilmia - Beirut, v.

5۔امام مرغینانی،الھدایہ فی شرح البدایۃالمبتدی،4:504

504Imam Marghaināni, Al hidāya fi Sharh Bidāya al mubtadi, v. 4, p

6۔امام مرغینانی،الھدایہ فی شرح البدایۃالمبتدی،4:506

506 Imam Marghaināni, Al hidāya fi Sharh Bidāya al mubtadi, v. 4, p

7۔امام مرغینانی،الھدایہ فی شرح البدایۃالمبتدی،4:507

507 Imam Marghaināni, Al hidāya fi Sharh Bidāya al mubtadi, v. 4, p

8۔امام مرغینانی،الھدایہ فی شرح البدایۃالمبتدی،4:507

507 Imam Marghaināni, Al hidāya fi Sharh Bidāya al mubtadi, v. 4, p

*۔القرآن،3:5

3:5Al-Qur'an

9۔امام بخاری،الجامع الصحیح7:85(باب صید المعراض)

(Bab sayyad Almaraaz)85Imam Bukhari , Al Jaame Al Sahih , v.7, p

10۔امام بخاری،الجامع الصحیح7:86،رقم الحدیث:5476

Imam Bukhari , Al Jaame Al Sahih , v.7, p 86,No 5476

11۔امام بخاری،الجامع الصحیح7:86،رقم الحدیث:5477

Imam Bukhari , Al Jaame Al Sahih , v.7, p 86,No 5477

12۔بدرالدین العینی(م855ھ)،عمدۃالقاری شرح صحیح بخاری،داراحیاءالتراث العربی:بیروت،21:96،باب (الخَذْفِ وَالبُنْدُقَةِ)

Baddruddin Alaeni ,Umdatul Qari sharaha bukhari , Dār al Ahya al Turāth Al arabi, Beirut, v. 21, p 96.

13۔محمد بن علی الشوکانی(م1250ھ)،فتح القدیر،طبع اول(بیروت:دارابن کثیر1414ھ)،بذیل سورہ المائدہ آیت:3

Muhammad bin Ali alshowkani,Fathul qadeer ,dar ibne katheer, Beirut, Surah Almayda :3

14۔القرآن،3:5

Al-Qur'an 5:3

15۔ایضاً

Al-Qur'an 5:3

16۔یوسف قرضاوی،الحلال والحرام فی الاسلام،ص:86

Yousaf qar zaavi, Alhallal walharam filislam, p 86

17۔القرآن،3:5

Al-Qur'an 5:3

18۔القرآن،3:5

Al-Qur'an 5:3

19۔القرآن،4:5

4Al-Qur'an 5:

20۔جلال الدین محمد بن احمد محلی (م864ھ)، جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی (م911ھ)، تفسیر جلالین، طبع اول (قاہرہ: دار الحدیث)، بذیل سورہ المائدہ آیت:4

Jala ud din mHmd bin ahmad mahali ,Jala ud din Abdurrahman bin abu bakar sayuti,tafseer Jallalane,Qaahera, Surah Almayda :4

21۔مفتی محمد شفیع(م1396ھ)، معارف القرآن،(کراچی: مکتبہ المعارف،1429ھ/2008م)، بذیل سورہ المائدہ آیت:4

Mufti Muhammad shafi,maarif al quran , maktaba almaarif ,Karachi , Surah Almayda :4

22۔ عبدالرحمٰن بن محمد عوض الجزیری (م1360ھ)، کتاب الفقہ علی المذاھب الاربعہ ،بیروت : دارالکتب العلمیہ، 1424ھ/2003م، ج2، ص36

Abdurrahman bin Muhammad awaz aljazeeri, kitab ul fiqha ala lmazahib alarbaa , Dār al kutub al ʿilmia - Beirut, v. 2 p 36

23۔مفتی محمد شفیع ،معارف القرآن، بذیل سورہ المائدہ آیت:4

Mufti Muhammad shafi,maarif al quran , Surah Almayda :4

24۔مرغینانی، الھدایہ فی شرح البدایۃ المبتدی، 505:4

550 Imam Marghaināni, Al hidāya fi Sharh Bidāya al mubtadi, v. 4, p

25۔مرغینانی، الھدایہ فی شرح البدایۃ المبتدی، 505:4

5;50 Imam Marghaināni, Al hidāya fi Sharh Bidāya al mubtadi, v. 4, p

26۔ایضاً

As above

27۔ایضاً

As above

28۔الجزیری، کتاب الفقہ علی المذاھب الاربعہ، ج2، ص54

Aljazeeri , kitab ul fiqha ala lmazahib alarbaa v. 2 p. 54.

2929